نقصان پہنچانے والے جانوروں کے پاؤں کاٹنے کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر رکھوالی کیلئے پالتو کتا، یا بلی کسی جگہ پر ہوں اور وہ مرغیاں کبوتر وغیرہ پکڑ کر کھا جاتے ہوں، تو کیا ان کا ایک پاؤں کاٹ سکتے ہیں، تاکہ وہ دوسرے جانوروں، پرندوں کو نقصان نہ پہنچا سکے؟ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت مطہرہ نے جہاں انسان کے جان و مال کی حفاظت کی ہے اور اُس سے نقصان کو دور کیا ہے، وہیں بے زبان جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے اور اُنہیں بلاوجہ تکلیف پہنچانے سے بھی منع کیا ہے، یہ توازن و اعتدال مذہبِ اسلام کی خوبصورتی ہے۔ بہر حال یہی وجہ ہے کہ کاٹنے والا کتا، یا ایسی بلی جو دوسرے جانوروں جیسے کبوتر، مرغی وغیرہ کو کھا جاتی ہو، یا نقصان پہنچاتی ہو، تو اسلام میں اُنہیں قتل کرنے کی اجازت ہے، (جس کا طریقہ یہ ہوگا کہ اُسے تیز چھری کے ساتھ ذبح کر دیا جائے گا اور کم سے کم تکلیف دی جائے گی) لیکن اس کی وجہ سے اُنہیں زندہ رکھ کر اُن کا کوئی عضو کاٹ دینے، یا کوئی دوسری تکلیف و اذیت پہنچانے کی ہرگز اجازت نہیں دی، بلکہ احادیث مبارکہ سے واضح طور پر انسان، زندہ جانور بلکہ خاص کاٹنے والے کتے کو بھی مثلہ کرنے یعنی اس کے اعضا کاٹ دینے کی ممانعت ثابت ہے اور ایسا کرنے والے پر اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انسانوں کی لعنت کی گئی ہے، لہذا دوسرے جانوروں کو نقصان سے بچانے کی خاطر بھی کتے یا بلی کا ایک پاؤں کاٹ دینا، درحقیقت اُسے مثلہ کرنا اور بغیر کسی صحیح مقصد کے تکلیف پہنچانا ہے، جو کہ ناجائز و گناہ ہے، اس کی ہرگز اجازت نہیں۔

کاٹنے والے کتا اور بلی جو مرغی کبوتر کھا جاتی ہو، انہیں قتل کرنا جائز ہے، لیکن بلا فائدہ تکلیف دینے کی اجازت نہیں،

چنانچہ تبیین الحقائق، بحر الرائق، درمختار میں ہے: ”واللفظ للتبیین: ”وجاز قتل ما یضر من البهائم کالکلب العقور والهرة إذا کانت تأکل الحمام والدجاج، لإزالة الضرر، ویذبحها ذبحا، ولا یضربها لأنه لا یفید فیکون

تعذیبا لھا بلا فائدۃ“ترجمہ : اور نقصان پہنچانے والے جانوروں کا قتل جائز ہے، جیسے کاٹنے والا کتا اور بلی جبکہ وہ کبوتر اور مرغی کھا جاتی ہو، تاکہ ضرر کو دور کیا جائے اور انہیں ذبح کردے اور ان کو نقصان نہ پہنچائے، کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، تو یہ انہیں بلا فائدہ تکلیف دینا ہے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، جلد 6، صفحہ 227، مطبوعہ قاھرۃ)

انسان اور جانوروں کو مثلہ کرنے کی ممانعت سے متعلق سنن کبری للبیہقی کی حدیث مبارکہ ہے : ”عن علي بن أبي طالب رضي اللہ عنه، قال: كان نبي اللہ صلى اللہ عليه وسلم إذا بعث جيشا من المسلمين إلى المشركين قال: ۔۔۔ ولا تمثلوا بآدمي ولا بهيمة“ترجمہ : حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسلمانوں میں سے کوئی لشکر کفار پر بھیجتے، تو فرماتے : ۔۔۔ نہ کسی آدمی کو مثلہ کرو اور نہ چوپائے کو۔ (السنن الکبری للبیہقی، جلد 9، صفحہ 154، رقم الحدیث : 18155، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

خاص کاٹنے والے کتے کو مثلہ کرنے کی ممانعت سے متعلق المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ہے : ”سمعت رسول اللہ صلى اللہ تعالى عليه وسلم ينهى عن المثلة ولو بالكلب العقور“ترجمہ : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثلہ کرنے سے منع فرماتے سنا، اگرچہ کاٹنے والے کتے کو (یعنی اس کو بھی مثلہ کرنے کی اجازت نہیں)۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 1، صفحہ 97، رقم الحدیث : 168، مطبوعہ قاھرۃ)

مثلہ کرنے والے پر اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اس حوالے سے احادیث ملاحظہ ہوں :

چنانچہ سنن نسائی و سنن کبری للبیہقی و مسند احمد کی حدیث مبارکہ ہے : ”عن ابن عمر قال: سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يقول: «لعن اللہ من مثل بالحيوان»“ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جانور کا مثلہ کرے۔ (سنن نسائی، جلد 7، صفحہ 238، رقم الحدیث : 4442، مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، حلب)

لعنت، فعل کے حرام ہونے کی دلیل ہے، چنانچہ مذکورہ حدیث کی شرح میں علامہ عبد الروف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں لکھتے ہیں : ”(لعن اللہ من مثل بالحيوان) أي صيره مُثلة بضم فسكون بأن قطع أطرافه أو بعضها وهو حي وفي رواية بالبهائم واللعن دليل التحريم“ترجمہ : یعنی اسے مثلہ کردینا (لفظِ مثلہ) پہلے حرف کے

ضمہ اور دوسرے حرف کے سکون کے ساتھ ہے۔ اس طرح کہ جانور کے اعضا یا ان میں سے کچھ کو کاٹ دیا جائے اور وہ زندہ ہو۔ اور ایک روایت میں (حیوان کے بجائے) "بہائم" کے الفاظ ہیں۔ اور (کسی فعل پر) لعنت (اس کی) حرمت کی دلیل ہے۔ (فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد5، صفحہ276، مطبوعہ مصر)

مسند احمد کی حدیث مبارک ہے: "عن المنهال بن عمرو، قال: سمعت سعيد بن جبير، قال: مررت مع ابن عمر وابن عباس في طريق من طرق المدينة، فإذا فتية قد نصبوا دجاجة يرمونها، لهم كل خاطئة، قال: فغضب، وقال: من فعل هذا؟ قال: فتفرقوا، فقال ابن عمر: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم من يمثل بالحيوان»" ترجمہ: منہال بن عمرو سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے پر گزر رہا تھا کہ چند نوجوانوں پر نظر پڑی، انہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر نشانہ لگا رہے تھے، اور ہر نشانہ خطا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن عمر غضبناک ہوئے اور فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ تو وہ سب اِدھر اُدھر ہو گئے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جانور کا مثلہ کرے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد9، صفحہ60، رقم الحدیث: 5018، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

المعجم الکبیر للطبرانی کی روایت ہے: "عن عبد الله بن عمر، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «من مثل بحيوان، فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين»" ترجمہ: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے، اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد13، صفحہ93، رقم الحدیث: 13733، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹکھنے کتے سے ناجائز"۔ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ664، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-899

تاریخ اجراء: 01 ربیع الآخر 1447ھ/25 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net